نعتیہ مجموعہ کلام

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



مصنف

شاعرِ اسلام اُستاذ الشعراء الحاج جناب **مُحمّد مُحضِر حمیدی**

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

شاعر

شاعرِ اسلام اُستاذُ الشعرا الحاج جناب محمد محض حمیدی
محلہ چمن گنج، التفات گنج، تحصیل ٹانڈہ، ضلع امبیڈکر نگر، یوپی

ناشر

رضوان احمد ابن الحاج محمد محض حمیدی
التفات گنج، ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)

انتساب

والدہ محترمہ

رحمت النساء

و

بچوں

کے

نام

یہ وہ سورج ہے جس کی روشنی کم ہو نہیں سکتی
گھٹا میں گھِر کے بھی تابندگی کم ہو نہیں سکتی
مرے سرکار کی عظمت کا مولیٰ خود محافظ ہے
مرے سرکار کی عظمت کبھی کم ہو نہیں سکتی

(الحاج محمد محضرؔ حمیدی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیات محضرؔ حمیدی

ازقلم: جگرؔ حمیدی التفات گنج امبیڈکر نگر

میرے استاد کی مختصر حیات جو میں نے خود مشاہدہ کیا اور ماضی کے وہ لمحات جن کو وقتاً فوقتاً انہوں نے مجھ سے بیان کیا:-

ولادت: الحاج محمد محضرؔ حمیدی کی پیدائش ماہ جنوری ۱۹۴۰ء میں قصبہ التفات گنج ضلع امبیڈکر نگر صوبہ اتر پردیش کے ایک متوسط گھرانے میں ہوئی آپ کے والدِ محترم کا نام محمد قاسم انصاری تھا آپکے والد تاریخی ناولوں و دینی کتابوں کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ ان کی ذہانت کو دیکھ کر لوگ ان کو قاسم چودھری کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ان کا پیشہ بُنائی تھا۔

تعلیم وروزگار: محمد محضرؔ صاحب نے گھریلو تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی اکتساب کیا حصول تعلیم کے بعد روزی کی تلاش میں لگ گئے ایک حوصلہ مند اور محنت کش انسان تھے، اُس زمانے میں التفات گنج میں روزی تنگ تھی۔ اسی سبب محمد محضرؔ صاحب اپنے والد والدہ اور بڑے بھائی محمد فاروقؔ کے ہمراہ اپنے آبائی وطن التفات گنج امبیڈکر نگر اتر پردیش سے رخصت ہوکر مدھیہ پردیش شہر جبلپور میں سکونت پذیر ہوئے، اور ایک بڑے کارخانے میں کام کرنے لگے۔

ادبی زندگی کی ابتدا: حسنِ اتفاق کارخانے کے ساتھی سب ادب نواز تھے۔ آپس میں تبادلۂ خیال کرتے رہتے تھے۔ اس طرح سے محضر صاحب کے تجربات میں بھی اضافہ ہوتا گیا، فکر کی پرواز بڑھتی گئی، جبلپور ادبی دنیا کا ایک عظیم الشان شہر مانا جاتا ہے۔ اسی شہر میں آپ کی ملاقات الحاج منشی حمید اللہ صاحب سے ہوئی، آپ کو بچپن ہی سے لکھنے پڑھنے اور شاعری کا بڑا شوق تھا۔ جبلپور کے چند شعرا سے ملنے کا یہ اثر ہوا کہ آپ کی شاعری میں رنگ چڑھتا گیا، اور آپ نے الحاج منشی حمید اللہ حمیدؔ صاحب کی شاگردی اختیار کر لی جو کچھ کہتے تھے اصلاح کے طور پر الحاج منشی حمید اللہ حمیدؔ صاحب کے روبرو پیش کر دیتے تھے اور آپ اصلاح فرما دیتے تھے۔ اس طرح سے

بہ فضلِ ربی محضرؔ صاحب نعت کے بہترین شاعر ہو گئے۔

القاب و تخلص: جبلپور گو بلپور کے چند شعرا مثلاً اسلم حمیدی، حامدؔ حمیدی، زاہدؔ حمیدی، غضنفر جبلپوری وغیر ہم نے آپ کو محمد محضرؔ حمیدی کے نام سے پکارنے لگے۔ وہیں سے آپ کو محضرؔ حمیدی کا تخلص ملا اور آپ کو نعتیہ شاعری کی دنیا میں مقبولیت حاصل ہونے لگی۔

وطن واپسی و عقد مسنون: تقریباً آٹھ نو سال کا عرصہ گزارنے کے بعد اپنے آبائی وطن التفات گنج امبیڈکر نگر اتر پردیش واپس آکر مستقل رہائش پذیر ہو گئے۔ اور آپ نے اپنی زندگی کے دوسرے باب کی ابتدا کی، شہرِ التفات گنج ہی کے ایک نیک گھرانے میں آپ کا رشتہ طے ہوا، جناب محمد ظہور احمد کی دختر سے ۱۹۶۲ء میں عقد مسنون کیا۔ زندگی کے گزر اوقات کو شکر خداوندی کے ساتھ بڑی خوش اسلوبی سے گلے لگاتے رہے۔ کل کائنات کے پالنہار کی رحمت کاملہ نے آپ کو دو بیٹیاں پانچ بیٹے عطا کئے، آپ کا اعلیٰ ادبی ذوق ذہن وفکر کی کشادگی اور ادبی خدمات کی بلند حوصلگی نے منزل بہ منزل پیش قدمی پر اکسایا اور آپ نے غزل کے ساتھ نثر کی دنیا میں بھی مہارت حاصل کی۔

ادبی خدمات: آپ نے ایک جامع ناول اردو زبان میں لکھی جو ''احسان فراموش'' کے نام سے منظرِ عام پر آئی اور مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ایک ماہنامہ ''رسالۂ التفات'' کے نام سے برسوں چھپتا رہا اور ادب پسند طبقہ میں قبولیت حاصل کیا اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کتابچے مثلاً: ''رنگ ونور''، ''پیام سحر'' سامنے آئے آپ کی ان خدمات کو لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس کے مطالعہ کے بعد آپ کی فنی مہارت کا عام وخاص نے اعتراف بھی کیا۔

مدرسہ منظر اسلام التفات گنج کی جانب سے آپ نے ایک انجمن بنام ''انجمن مجاہدیہ'' بھی قائم کیا یہ انجمن عرصۂ دراز تک دینی وسماجی خدمات انجام دیتی رہی اور مخالف ہواؤں کو کاٹتی ہوئی اپنے مخصوص منزلوں کی جانب رواں دواں رہی۔ اراکین انجمن مجاہدیہ محضرؔ صاحب کے ایسے احباب تھے جو مسلسل آپ کے حوصلے بیدار کرتے رہتے تھے۔ آپ نے مجاہدیہ لائبریری بھی قائم کی جس میں بہت ساری تاریخی ناولوں ونادر کتابوں کا ذخیرہ جمع کیا اور لوگ برسوں اس لائبریری

سے استفادہ کرتے رہے۔ قیام لائبریری سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ محضرؔ حمیدی کس قدر علم دوست انسان تھے، آپ نے ایک بزم ''بہارِ ادب'' کے نام سے ۱۹۶۲ء میں التفات گنج میں قائم کی، اور ادب پسند لوگوں کو اس سے منسلک کیا۔

سماجی خدمات: بہت عرصے سے آپ کی خواہش تھی کہ التفات گنج میں خالص بچیوں کا ایک اسکول قائم ہوجائے فی زمانہ ضرورت کو دیکھتے ہوئے شہر کے تمام معزز لوگوں کو اس کا احساس دلاتے رہے لیکن کام بڑا دیکھ کر لوگ سنی انسنی کرتے رہے اسی دوران نئی نسل نوجوانوں کی کمیٹی کا ساتھ ملا آپکی خواہشات اور منشا التفات گنج کی سماجی ضرورتوں کو پورا کرنا تھا اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کرائے کے مکان میں ''**الحمیدیہ مسلم نسواں اسکول**'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ کمیٹی کے حوصلے محضرؔ حمیدی صاحب کی محنت و دعائیں رنگ لائیں اللہ کا کرم ایسا ہوا کہ ''**الحمیدیہ مسلم نسواں اسکول**'' اپنے ذاتی زمین پر دس بارہ کمروں کے ساتھ سرزمین التفات گنج میں فیضانِ خواجہ التفات علی شاہ علیہ الرحمہ کے سہارے اپنی نوعیت کا ایک بہترین اسکول ہے۔ الحمیدیہ مسلم نسواں اسکول شہر کے پچھمی بھرے پر پوری شان وشوکت کے ساتھ ممبران کے تعاون سے بلندیوں کی منزل طے کر رہا ہے جس کے بانی استاذ الشعراء محضرؔ حمیدی صاحب ہیں۔

اس کے علاوہ اور دیگر سماجی خدمات بھی محضرؔ حمیدی صاحب سے جڑی ہوئی ہیں جس کو عوام وخواص فراموش نہیں کر سکتے یہ ذات ہر جگہ نیک نامی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو انجام دیتی رہی، علمائے دین وحفاظ کرام کی نسبت صحبت میں رہنا کافی پسند فرماتے تھے۔

نعت گوئی اور عشق رسول: محضرؔ حمیدی عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر نعت پاک کہتے تھے ان کے اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ عشق رسول سے ان کا سینہ لبریز تھا یہی وجہ ہے کہ محفلوں میں نعت خوانی کے وقت بعض دفعہ وہ روتے ہوئے دکھے ان کے اشعار میں مفہوم کی گہرائی و گیرائی بڑی سادگی کے ساتھ سمٹی ہوئی تھی مثلاً یہ اشعار دیکھیں:

شجر سلام کو آئیں تو معجزہ کہیے
اشارہ آپ کا پائیں تو معجزہ کہیے

جہاں پہ جانے سے جل جائیں شہپرِ جبرئیل
وہاں سے آگے وہ جائیں تو معجزہ کہیے

جتنے خوبصورت الفاظوں سے حسین اشعاروں کا گلدستہ تراشتے تھے اتنی ہی خوبصورت آوازوں کا نغمہ بڑے بڑے جلسوں ومشاعروں میں بکھیر کر سامعین کا دل جیت لیتے تھے، نعتِ رسول پیش کرتے وقت محبت رسول بھی اجاگر ہونے لگتی تھی نہ جانے کتنے کلام انجمنوں کے لیے مصرع طرح پر لکھ دیتے تھے۔ یوں تو آپ نے بہت سی انجمنوں کو کلام لکھ کر دیا۔ جس میں انجمن ابوہریرہ لکھنؤ، فیض آباد، ٹانڈہ، مبارکپور، جونپور مچھلی شہر بنارس وغیرہ کی انجمنیں آپ سے برابر کلام لکھوا کر لے جاتی تھیں۔ صوبائی مقابلوں میں آپ کا کلام پیش کر کے الحمدللہ اول، دوم انعام لاتی تھیں۔

کمال فن: آپ نے کچھ کلام بغیر منقوط بھی کہے ہیں۔ جسے بہت پہلے رضوان القادری صاحب نے اپنی کتاب ”شعرائے ٹانڈہ اوران کے ادبی کارنامے“ میں شائع کیا ہے۔ الحاج محمد محضر حمیدی کے سارے کلام یکجا کیا جائے تو دوسو (۲۰۰) ورقوں کی چار چھ کتابیں شائع ہوسکتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کے حوصلے بیدار رہے تو یکے بعد دیگرے منظر عام پر آتی رہیں گی۔ غیر منقوط کلام کے چند اشعار آپ بھی لطف لیجیے:

کوئے سرور کی معطر وہوا لے آؤ — موسمو آؤ مرے گل کی ادا لے آؤ
گرد آلود ہے ماحول کا روئے احساس — لاؤ کردار محمد کی ردا لے آؤ
آدمی آہ طلسموں سے گھرا ہے ہر سو — ساحری دور ہے موسیٰ کا عصا لے آؤ
سارے عالم کی مہک کو کرو مہکار عطا — دل کا ارماں ہے مرے کا کلوں والے آؤ

ادبی مسائل پر جب آپ اپنے انداز میں قلم اٹھاتے تو ان کے طرز تحریر کو دیکھ کر داد دیئے بغیر نہیں رہا جاسکتا تھا۔

استاذ الشعراء الحاج محمد محضر حمیدی نے حمد پاک نعت ومنقبت کے علاوہ دوسری اصناف سخن میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن ان کی شہرت کی باعث نعتیہ شاعری ہی ہے۔ غزل میں بھی آپ سادگی کلام اپنی مترنم آواز، شیریں لب ولہجہ اور تاثیر کلام کی بدولت عام وخاص کے مرکز توجہ تھے۔ استاذ الشعراالحاج محمد محضر حمیدی صاحب کا لب ولہجہ، انقلابی رنگ وآہنگ، ندرت خیال

فنکارانہ اندازِ بیان ان کی شاعرانہ عظمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ بہت سے اشعار آج بھی زبان زد عام ہیں جیسے:

جو اپنی ناؤ سمندر میں ڈال دیتا ہے
وہ ساری دنیا کو چکر میں ڈال دیتا ہے
بڑا حسین ہے اس کا جمالِ رزاقی
وہ رزق کیڑے کا پتھر میں ڈال دیتا ہے

مضطرؔ صاحب کے کلام کو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوتی تھی۔ وہ آسان زبان اور جدید لب و لہجہ میں ادبی دنیا کے وسیع میدان میں اپنا شعری سفر طے کرتے رہے اپنے شاگردوں کو بھی فن شاعری کے اصول و قواعد سے آگاہ کرتے رہے۔ مجھ حقیر جگر حمیدی کو آپ بے پناہ مانتے تھے۔ میری شہرت میں آپ کی دعائیں ساتھ ساتھ لگی رہتی ہیں۔ حمیدی برادر شعراا پنے استاذ کے ادبی خدمتوں کو بڑی محبت سے آگے بڑھا رہے ہیں۔

حج و زیارت: نعتِ شاہ مدینہ محمد مضطرؔ صاحب کے دل میں اس طرح پنہاں تھی کی حجاج کرام کو نعت نبی پڑھ کر بھیجتے تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور دیکھنے والے بھی رونے لگتے تھے۔ خداوندِ قدوس کی رحمت نے یاوری کی۔ ان کے بچوں نے کامیابی کی منزل پہ قدم رکھتے ہی پہلی فرصت میں والد والدہ کے حج کا فارم بھروایا، خواہشوں کا چراغ روشن ہوا۔ ۲۰۱۲ء کو اپنی شریک حیات کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے گھر سے نکلے۔ لکھنؤ ایئر پورٹ جانب اپنے اہل وعیال عزیز واقارب کے ساتھ نعتِ نبی بہ آواز بلند پیش کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ ایئر پورٹ پہونچ کر ایئر لائن جدّہ پر قدم رکھا دیکھتے ہی دیکھتے ان کا جہاز ہوا میں پرواز کرنے لگا، اپنی مخصوص انداز میں ساز پیدا کرتے ہوئے ہواؤں سے باتیں کرتا ہوا موسموں کا مقابلہ کرتا ہوا تھوڑے ہی وقتوں میں جہاز نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور اپنی تیز رفتاری کے ساتھ منزلوں کی طرف بڑھتا رہا تقریباً چار گھنٹے کا عرصہ گزرنے کے بعد دنیا کے اس عظیم شہر دیارِ نبی میں جہاں صبح و شام ستر ہزار فرشتوں کی ٹولیاں آتی جاتی ہیں اللہ عزوجل کا جلوہ فرما حبیب نبیوں کے سردار سارے عالم کے مختار کے دیار میں الحاج محمد مضطرؔ حمیدی صاحب اپنی زوجہ کو لیکر اشکبار آنکھیں، لرزتے قدموں کے ساتھ درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کرتے ہوئے حاضری کا شرف حاصل کیا، گنبدِ خضریٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے حج

کے فرائض کو انجام دیا۔

سیرت وکردار: الحاج محضرحمیدی صاحب عوام خواص کے مخصوص شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ہر کسی سے محبت وخلوص سے ملتے تھے جس سے ملتے سطح مزاج پر اُتر جاتے۔ بول چال میں سادہ زبان استعمال کرتے تھے۔ خلوص جذبات کا بے لاگ اظہار کرتے تھے۔ مزاج میں سادگی وسنجیدگی پائی جاتی تھی۔ خاکساری اس قدر کہ چھوٹے بڑے سب انکے حسن اخلاق کے مداح تھے۔ انکا رتبہ بڑا تھا مگر انہوں نے کبھی اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھا۔ بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقتوں کے پھول نچھاور کرتے رہتے تھے۔

زندگی کے آخری ایام اور وصال پُر ملال: الحاج محمد محضرحمیدی صاحب کو سینے میں پریشانی ہونے کی وجہ سے سانس لینے میں دقت محسوس ہونے لگی تھی۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں سے رابطہ کرنے کے بعد راحت نہیں ملی، تو مرضئ مولیٰ کے سامنے بندہ کیا کرسکتا ہے۔

آپ نے اپنے بچوں کو مستقبل کے بارے میں نصیحت کی بڑی جرأت مندی سے اپنی زندگی کا آخری شعر پیش کیا ملاحظہ فرمائیں۔

میرے بچو! موت برحق ہے یقیناً آئے گی　　جارہا ہوں آج میں کل تجھ کو بھی لے جائیگی

میری مانو تو زمین وزر کے جھگڑے چھوڑ دو　　چار دن کی زندگی ورنہ قیامت ڈھائے گی

لکھتے لکھتے آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہونے لگی اور کچھ ہی پلوں کے بعد ۲۷ر مارچ ۲۰۱۵ء بروز جمعہ کی صبح میں الحاج محمد محضرحمیدی صاحب دیکھتے ہی دیکھتے دنیائے مافیہا سے بے خبر ہوگئے۔ آپ کی نمازِ جنازہ بعد نمازِ عشاء علماء وشعرا کی کثیر تعداد کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ التفات گنج شہر کے پچھمی جانب پہلی قبرستان میں سپردِ خاک ہوئے۔

غمزدہ صرف جگر ہی نہیں ہر کوئی ہے　　وہ محبت کے علمدار تھے محضر صاحب

جگر حمیدی

التفات گنج امبیڈکرنگر (یو۔ پی)

حمد پاک

اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ
تیرے سوا معبود نہیں ہے کوئی یا اللہ

سچے پیمبر کی سچی بات پہ ایماں لائے
یارب ہم تیرے محبوب کے ہاتھ پہ ایماں لائے
جن کی محبت حاملِ دین و ایماں ہے واللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ

چھوٹا سا ہے منہ میرا اور بات ہے بڑی ان کی
بعد خدا سارے عالم میں ذات بڑی ہے ان کی
کوئی نہیں ہے نبیوں میں ابھی ان کا ہم پلہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ

بدر کے میداں میں یہ خونی جنگ کا نقشہ دیکھو
اہل باطل پر غالب ہیں تین سو تیرہ دیکھو
پیش نظر ہے ان شیروں کے حکم رسول اللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ

قحط عرب کا اف وہ منظر ہر انساں تھا بھوکا
حیراں تھے فاروق اعظم آگے اب کیا ہوگا
راہِ خدا میں ڈالا عثمان نے کل غلہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ

محشر کی نفسی نفسی میں کون کسی کا ہوگا
اہل ایماں پر آخر فیضان نبی کا ہوگا
ان کے صدقے جنت پائیں گے انشاء اللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ

ان کے لعاب پاک کا جلوہ اہل نظر نے دیکھا
کھارا پانی چاہِ عرب کا ہوگیا پل میں میٹھا

دیکھنے والے جھوم کے بولے ہیں سبحان اللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ
صدیق و فاروق و غنی و حیدر نے بتلایا
قرآن اقدس میں بھی فرمان خدا یہ آیا
نام نبی جب آجائے تو پڑھئے صل اللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ
شہر علم نبی ہیں اس کا حیدر ہیں دروازہ
اس دہلیز پہ آؤ کر لیں علم کو اپنے تازہ
شاہ نجف نبی کی شان نہ پوچھو شان جزاک اللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ
آؤ مل کر عہد کریں کہ اٹھنے سے سونے تک
سنت نبوی کو اپنائیں کھانے سے پینے تک
ہر آغاز کریں ہم محشر پڑھ کر بسم اللہ
اللہ ہو اللہ اللہ لا الا اللہ

حمد پاک

مجھے خواہش نہیں تاج حکومت بخش دے یارب
رسول پاک کی سچی محبت بخش دے یارب

کبھی اپنی خطاؤں پر مجھے رونا نہیں آتا
مری آنکھوں کو بھی اشک ندامت بخش دے یارب

خبر تجھ کو ہے میری ظاہر و باطن خطاؤں کی
طفیل مصطفےٰ از راہِ رحمت بخش دے یارب

مری بے مائیگی کی لاج اب تیرے حوالے ہے
سرِ محشر جو کام آئے وہ دولت بخش دے یارب

ضرورت پر کریں ہم خنجروں کی چھاؤں میں سجدہ
حسین ابنِ علی حیدر کی ہمت بخش دے یارب

طریقِ مصطفےٰ پر آج بھی چلنے سے قاصر ہوں
میری رفتار کو اندازِ سنت بخش دے یارب

زباں سے بات جو نکلے ترے محبوب کی نکلے
مرے ہر اک سخن میں ایسی ندرت بخش دے یارب

یہی خواہش ہے اپنی یاد سے تو دل کو تڑپا دے
تو اپنا جذبۂ عشق و محبت بخش دے یارب

جہنم کے عذابوں سے بچا لے ہر مسلماں کو
ترے محبوب کی ہم سب ہیں امت بخش دے یارب

مرے جرموں پہ پردہ ڈال دے اپنی کریمی کا
مری پیشانی کو ذوق عبادت بخش دے یارب

تو اپنے بندۂ ناچیز مضطر پر کرم فرما
وہ عاصی ہے طفیل جان رحمت بخش دے یارب

حمد باری تعالیٰ

بہت محال ہے یارب تیری ثنا کرنا
تجھے پسند جو الفاظ ہوں عطا کرنا

جو چاہتے ہو سپرد قلم ثنا کرنا
تو پہلے سورۂ الحمد تم پڑھا کرنا

کریم تیری کریمی کا واسطہ تجھکو
بروز حشر نہ میرا محاسبہ کرنا

میں ایک ذرۂ کمتر سے بھی ہوں کم پھر بھی
تو اپنے نور کی کرنوں سے پُر ضیاء کرنا

خدائے پاک کا انعام خاص ہے جن پر
انھیں کا نقش قدم دیکھ کر چلا کرنا

مدینہ جا تو رہے ہو اے حاجیو لیکن
ہمارے حق میں بھی دیدار کی دعا کرنا

زباں سے ہونٹ سے دل سے نگاہ سے ہر پل
ہمارا کام ہے یارب تیری ثنا کرنا

جو چاہتے ہو قلم سے ملے ارم محضر
تو حمد و نعت عقیدت سے تم لکھا کرنا

عقیدت

حمد پاک

تو لا شریک ہے واحد ہے تو حقیقت ہے
تجھی کو زیب الٰہی تمام عظمت ہے
سبھی رسول کی اس بات پہ شہادت ہے
تمام شے پہ الٰہی تری حکومت ہے
زباں پہ سورۂ یٰسین کی تلاوت ہے
اسی لئے تو ہمارے گھروں میں برکت ہے
خدائے پاک کی تسبیح خوب کرتے ہیں
یہی سبب ہے کہ ہر پھول میں لطافت ہے
تمام شے پہ تو قادر ہے قادرِ مطلق
ترے ہی حکم پہ عزت ہے اور ذلت ہے
شکست کھا گیا نمرود ایک مچھر سے
یہ داستان نہیں داستانِ عبرت ہے
یہ زیرِ آب جو کیڑے چھپے ہیں پتھر میں
انھیں بھی رزق ملے یہ بھی تیری قدرت ہے
برا ہو یا کہ بھلا سب کو تو کھلاتا ہے
بڑا حسین ترا جلوۂ کفالت ہے
یہ سچ ہے چوتھے فلک پر ہیں حضرت عیسیٰ
مگر رسول مرا عرش رب کی زینت ہے
نبی کو جان سے محبوب جو بھی رکھتا ہے
اسی کے واسطے فردوس کی بشارت ہے
غریب محضرؔ عاصی کو از طفیل رسول
تو بخش دے مرے مولیٰ تو یہ عنایت ہے

☆

نعت پاک

شان اعلیٰ ہے

کریم تیری کریمی کی شان اعلیٰ ہے
تمام شئے پہ تو ہی مہربان اعلیٰ ہے
وہ مسکرائیں تو پھولوں میں جان آجائے
لبوں کو کھول دیں مردوں میں جان آجائے
مرے رسولِ خدا کی زبان اعلیٰ ہے

بہت تھا ناز فصیح البیان مکہ کو
یہ ماننا پڑا دانشورانِ مکہ کو
نبی کی بات میں زورِ بیان اعلیٰ ہے
ہیں یہ جو تین سو تیرہ نبی کے لشکر میں
غضب کا جوش شجاعت ہے ان کے تیور میں
کوئی ضعیف ہو یا نوجوان اعلیٰ ہے

مقامِ سدرہ پہ بولے یہ بلبلِ سدرہ
حضور اور میں اب آگے جا نہیں سکتا
یہاں سے آپ کی آقا اڑان اعلیٰ ہے
وہ شخص ہو کے گیا کامیاب دنیا سے
سبق ملا ہے یہ ہم کو امیر ہمزہ سے
جو کام دین کے آئے وہ جان اعلیٰ ہے

رسولِ پاک بصد شوق اس کو سنتے تھے
جو خوش گلو تھے مدینے میں وہ یہ کہتے تھے
بلال آپ کی پیاری اذان اعلیٰ ہے
فرازِ عرش پہ مہمان جب گیا ہوگا
حبیب خاص کو کیا کیا نہیں دیا ہوگا
خدائے پاک ہی جب میزبان اعلیٰ ہے

ہیں معترف سبھی انسان اس حقیقت سے
کھلائے پھول جو صدیق نے صداقت کے
اسی کے فیض سے یہ گلستان اعلیٰ ہے
جہاں میں آج بھی اڑتا ہے عدل کا پرچم
بلند ہو کے یہ کہتا ہے عدل کا پرچم
سب عادلوں سے محمد کی شان اعلیٰ ہے
نماز عصر قضا کر دی جب نبی کے لئے
نبی نے شمس کو پلٹا دیا علی کے لئے
اسی لئے میرے حیدر کی شان اعلیٰ ہے
حسن حسین علی فاطمہ کا کیا کہنا
چھپا کے کملی میں ان کو نبی نے فرمایا
جہان والو مرا خاندان اعلیٰ ہے
نبی کی چشم عطا نے یہ خوبیاں دے دیں
غنیؓ کے عقد میں دو شاہزادیاں دے دیں
اسی سبب سے غنی کا مکان اعلیٰ ہے
نبی کی نعت محبت سے جب پڑھی محشرؔ
تمام بزم مچل کر یہ بول اٹھی محشرؔ
ترا کلام ہے اعلیٰ زبان اعلیٰ ہے

☆نعت پاک☆

جب روضۂ رسول تصور میں آ گیا
دونوں جہاں کا حسن مرے گھر میں آ گیا

آدم سے تا مسیح شہنشاہ دو جہاں
ہر اِک کمال آپ کے پیکر میں آ گیا

میرے نبی نے درسِ مساوات جب دیا
حبشی غلام سب کے برابر میں آ گیا

بے جان سنگ نے جو گواہی نبی کی دی
بوجہل کا دماغ بھی چکر میں آ گیا

کرتے ہیں جان و دل سے جو تعظیمِ مصطفےٰ
نام ان کا اہلِ عشق کے دفتر میں آ گیا

رب کی عطا پہ دائی حلیمہ تو ناز کر
کونین کا نصیب ترے گھر میں آ گیا

جھکتی ہے اس کے سامنے دستار وقت کی
سودائے عشقِ مصطفےٰ جس سر میں آ گیا

محروم بو جہل رہا قسمت کی بات ہے
آداب حق پرستوں کا کنکر میں آ گیا

مختر میں نعتِ پاک لکھوں کیا مری بساط
انکے کرم سے بزم سخنور میں آ گیا

☆☆☆☆☆

در پہ مجھے بلالو

در پہ مجھے بلا لو اک بار یا محمد
چشمِ کرم ہو میرے سرکار یا محمد

دامن میں زر نہیں ہے بازو میں پر نہیں ہے
دیکھوں میں کیسے نوری دربار یا محمد

جاتا ہے قافلہ جب کوئی سوئے مدینہ
روتے ہیں چپکے چپکے نادار یا محمد

کب جانے ڈوب جائے نبض حیات میری
للہ اب دکھا دو دیدار یا محمد

تم بے بسوں کے بس ہو تم بیکسوں کے کس ہو
ہو تم ہی غمزدوں کے غمخوار یا محمد

طوفانِ نوح میں بھی رحمت دکھانے والے
کردو مرا سفینہ بھی پار یا محمد

مانا بہت برا ہوں لیکن میں آپ کا ہوں
دے دو نگاہِ رحمت کا پیار یا محمد

دردِ غمِ جدائی میں آپ کے فدائی
کرتے ہیں آنسوؤں کی بوچھار یا محمد

آنکھوں میں دم ہے نبضیں رک رک کے چل رہی ہیں
مشکل میں آپ کا ہے بیمار یا محمد

بس آپ کی مہکتی یادوں کا فیض پاکر
ہر داغ دل ہے رشک گلزار یا محمد

یہ وسعتِ تصور کہ ہند میں بھی رہ کر
مختر کے دل میں تم ہو ضوبار یا محمد

نعت پاک

کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے
ہرا ہرا وہ گنبد خضریٰ عرش کا زینہ ہے
بہرِ سلامی حوریں آئیں اور فرشتے آئے
ان کے نورانی روضے کا پھیرا روز لگائیں
ہر لمحہ لگتا ہے یہاں پر حج کا مہینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

منظر منظر جلوہ ان کا گھر گھر چرچہ ان کا
بوٹا بوٹا گلشن کا پڑھتا ہے قصیدہ ان کا
ان کے ذکر سے مہکا مہکا سب کا سینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

میرے نبی کو اپنے جیسا کہنے والو آؤ
دنیا کیا جنت کی خوشبو ممکن ہو تو لاؤ
اس سے بھی افضل تر شاہِ دیں کا پسینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

کعبے کا وہ کعبہ ہے اور جنت کی جنت ہے
سرکار کونین کے روضے کی ایسی عظمت ہے
ساری دنیا مثل انگوٹھی اور وہ نگینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

صدیق و فاروق اور عثمان غنی و حیدر
پیار بہت ان سے فرماتے تھے محبوب داور
ان سے محبت جو نہ رکھے وہ شخص کمینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

افعالِ صدیق و عمر عثمان و علی اپنا کے
پائے ہیں آداب حکومت کے ساری دنیا نے
ان کا ہر ایک قول جہاں بانی کا زینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

ظلم کے آگے سر نہ جھکے ہو لاکھ ستم کا سایہ
سر کو کٹا کے ابنِ علی نے دنیا کو بتلایا
حق پر مرنا جینا اہلِ دیں کا قرینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

اپنا ہاتھ نبوت والا جب حبشی پر پھیرا
کالا چہرا لمحہ بھر میں چاند کے جیسا چمکا
کتنا حسیں یہ اعجازِ سلطانِ مدینہ ہے
کیا دربار مدینہ ہے، کیا دربار مدینہ ہے

عشقِ شہ کونین میں مضطر ہم نے بس یہ جانا ہے
جس نے مانا پیارے نبی کو اس نے رب کو مانا ہے
ان کو جس نے پیار سے دیکھا صرف وہ بینا ہے
کیا دربا مدینہ ہے ، کیا دربار مدینہ ہے

نعت پاک

جیسے جسم سے جاں کا رابطہ ضروری ہے
یونہی مومنو ذکر مصطفیٰ ضروری ہے
گیسوئے پیمبر کا دیکھ مانگ کر صدقہ
رحمتوں کی بارش ہو جا بجا ضروری ہے
چاہتے ہو گر لوگوں ہو اثر دعاؤں میں
نام سرور دیں کا واسطہ ضروری ہے
وہ بشر کی صورت میں نور حق تعالیٰ ہیں
ان کے دونوں پہلو کو ماننا ضروری ہے
ظاہری نگاہوں سے دیکھنا بجا لیکن
دل کی آنکھ سے ان کو دیکھنا ضروری ہے
جس کے دل میں خواہش کو تاج خسروائی کی
وہ بنے شہہ دوراں کا گدا ضروری ہے
کربلا تو کہتی ہے پاسبانِ کعبہ سے
دین حق بچانے کو کربلا ضروری ہے
رکن ہے یہ حج کا اور ہاجرہ کی سنت بھی
اس لئے صفا مروہ دوڑنا ضروری ہے
یہ اویسِ قرنی کا عشق درس دیتا ہے
عاشقِ محمد ہو باوفا ضروری ہے
چہرۂ عمل اپنا گر سنوارنا چاہو
اسوۂ صحابہ کا آئینہ ضروری ہے
زندگی میں چاہو گر خلد کی سند مختر
اک سفر مدینے کا باخدا ضروری ہے

☆☆☆☆

نعت پاک

وہ محمد ہیں مسلّم ہے یہ اسوہ ان کا
محورِ حمد و ثنا ہے لب و لہجہ ان کا
مظہرِ نورِ الٰہی ہے سراپا ان کا
مانگتے ہیں مہ و خورشید بھی صدقہ ان کا
یہ حقیقت ہے نہاں جسم نبی سے ہوکر
چھا گیا وسعتِ کونین پہ سایہ ان کا
سورۂ نور کی تفسیر ہے ان کی صورت
ورفعنا لک ذکرک ہے قصیدہ ان کا
پھول کرتے ہیں اسی پاک تبسم کی تلاش
کہکشاں ڈھونڈتی ہے نقشِ کف پا ان کا
بحرِ جودو کرم جب بھی صدا دیتے ہیں
سوکھے ہونٹوں سے لپٹ جاتا ہے دریا ان کا
جو ابو بکر سے روشن ہیں صداقت کے چراغ
شہر اسلام میں اب تک ہے اجالا ان کا
دیکھ فاروق کو تاریخ کے آئینے میں
ہے درخشندہ اسی شان سے چہرہ ان کا
خون عثمان کا قرآن کی آیت پہ گرا
اس لیے اوج شہادت پہ ہے رتبہ ان کا
جن کو کہتے ہیں علی شیر خدا شاہِ نجف
اب بھی اقلیم شجاعت میں ہے چرچہ ان کا
علم پر کچھ نہیں موقوف کسی کے مخفر
نعت کا ذوق حسین بس ہے عطیہ ان کا

☆☆☆☆

نعت پاک

اٹھنا بیٹھنا چلنا ٹھہرنا محمد کا
ہر ادا سے ظاہر ہے معجزہ محمد کا
ہے سبھی صحیفوں میں تذکرہ محمد کا
دیکھ لو جہاں والو مرتبہ محمد کا

کالے کالے گیسو ہیں شرحِ سورۂ واللیل
اور حسین چہرہ ہے والضحیٰ محمد کا
سُن لو اے ستمگارو لاکھ کوششیں کر لو
تم نہ روک پاؤگے راستہ محمد کا

غم سے مل گئی فرصت رب کی ہو گئی رحمت
دے دیا جب آدم نے واسطہ محمد کا
عرش اپنی رفعت پر اور ہو گیا نازاں
نامِ دستِ قدرت نے جب لکھا محمد کا

گھر حلیمہ دائی کا رحمتوں کا مخزن ہے
جب سے وہ قدم نوری آگیا محمد کا
ماہتاب اپنا دل چیر کر دکھاتا ہے
ٹالتا نہیں سورج بھی کہا محمد کا

شش جہات سے پہلے کائنات سے پہلے
جلوہ گر قسم رب کی نور تھا محمد کا
دیکھیے تو سیرت میں عادت و اطاعت میں
چار یار ہیں بیشک آئینہ محمد کا

رحمتِ الٰہی نے بڑھ کے میرے لب چومے
ذکر میں نے اے مختر جب کیا محمد کا

☆☆☆☆

نعت پاک

رحمت عالم آئے ہیں، رحمت عالم آئے ہیں
اللہ اللہ سبحان اللہ نور کے بادل چھائے ہیں

سرورِ ذیشاں، فخرِ رسولاں شاہ عرب کی آمد ہے
کعبہ کرے تعظیم نہ کیوں محبوب رب کی آمد ہے
جشن میں شامل آج فرشتے بھی پرچم لہرائے ہیں

طائف کا منظر تو دیکھو جب وہ حق کی بات کریں
رب کے نبی پر چاروں طرف سے پتھر کی برسات کریں
سنگ کے بدلے پھول کرم کے آقا نے برسائے ہیں

بدر کے میداں سے پوچھو تو بتلائیگا آپ کو بھی
قلت میں رہ کر کثرت کی ہم نے کبھی پرواہ نہ کی
تین سو تیرہ رہ کے ہزاروں دشمن سے ٹکرائے ہیں

دائی حلیمہ لے کے نبی کو اونٹنی پر جب بیٹھ گئی
سب سے پیچھے رہنے والی اونٹنی اتنی تیز چلی
دیکھنے والوں کے چہروں پر حیرانی کے سائے ہیں

ساتھ شہِ کونین کے غارِ ثور میں اے رہنے والے
معراج سلطان امم پر صَدُقت کہنے والے
اسی لئے صدیق اکبر آپ یہ رتبہ پائے ہیں

جتنا عمر کو اپنی پہلوانی کا نشہ تھا ٹوٹ گیا

روئے جمال یار کے آگے کفر کا دامن چھوٹ گیا
سچے دل سے آج عمر ایمان نبی پر لائے ہیں

اللہ اللہ عثماں کا انداز تلاوت کیا کہنا!
جس پہ گرا ہے ان کا لہو وہ نوری آیت کا کیا کہنا
پڑھتے پڑھتے قرآں رب کا آپ شہادت پائے ہیں

ابن ابو طالب نے کیسا حسن مقدر پایا ہے
ہجرت کی شب آقا کا وہ نوری بستر پایا ہے
فاطمہ زہرا کے شوہر ہیں شیر خدا کہلائے ہیں

ایماں کی نظروں سے جنھوں نے شہر مدینہ دیکھا ہے
گنبدِ خضریٰ کے جلوؤں میں عرش کا زینہ دیکھا ہے
پروانہ آقا سے شفاعت کا وہ مظفؔر پائے ہیں

نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خدا جب خود پیمبر کی ثنا کے پھول برسائے
تو اُمت کیوں نہ پھر صلِ علیٰ کے پھول برسائے

عجب اندازِ رحمت ہے کہ کھا کر سنگ طائف میں
کرم والا نبی جود و عطا کے پھول برسائے

ہزاروں دل معطر ہو گئے ایماں کی خوشبو سے
لب رحمت نے جب بھی مسکرا کے پھول برسائے

حجر کلمہ پڑھے ان کا شجر آئیں سلامی کو
بہارِ گلستاں قدموں میں آ کے پھول برسائے

شبِ معراج میں خود صاحبِ عرشِ معلّٰی بھی
رسولِ ہاشمی پر مرحبا کے پھول برسائے

رسالت کا وہ گلشن ہے ہدایت کی بہاروں سے
کبھی مکہ کبھی طیبہ میں جا کے پھول برسائے

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر نے ہمیشہ ہی
نبی کے ہر اشارے پر رضا کے پھول برسائے

ہوا جب فتح مکہ تو نگاہِ وقت نے دیکھا
نبی نے دشمنوں پر بھی دعا کے پھول برسائے

درودِ پاک کی خوشبو سے یہ محفل مہک اٹھی
جو محضرؔ ہم نے نعتِ مصطفیٰ کے پھول برسائے

﴿سفرِ حج﴾

غمِ عاشقی یہ کرشمہ دکھائے
مجھے موت یارب مدینے میں آئے

وہ شاہِ مدینہ کا دربار عالی
وہ گنبد وہ روضہ وہ پُر نور جالی
جو دیکھے وہ سَو جاں سے قربان جائے
مجھے موت یارب مدینے میں آئے

وہ طیبہ جہاں زندگی جھومتی ہے
جہاں کی زمیں کو اِرم چومتی ہے
جہاں ہر طرف ہیں کھجوروں کے سائے
مجھے موت یارب مدینے میں آئے

حدِ ضبط سے بڑھ چلی بے قراری
غمِ ہجرِ طیبہ میں ہیں اشک جاری
بلالیں جو آقا تو دل چین پائے
مجھے موت یارب مدینے میں آئے

تمنا ہے مختر کی ربِّ دوعالم
درِ مصطفےٰ پہ میرا سر ہو جس دم
اَجل مجھ کو اپنے گلے سے لگائے
مجھے موت یارب مدینے میں آئے

نعت رسول

ظلمتیں لرز لرز گئیں روشنی کا دور آگیا
مردہ کائنات بول اٹھی زندگی کا دَور آگیا

حضرت مسیح نے بھی دیں جسکے واسطے بشارتیں
رحمتوں کی انجمن لئے اس نبی کا دَور آگیا

سب نقوش درد مٹ گئے ظالموں کے ظلم پٹ گئے
آمدِ رسول جب ہوئی سد خوشی کا دَور آگیا

صبر مصطفےٰ کا معجزہ جبر کو شکست دے گیا
قتل و خوں کے دن چلے گئے شانتی کا دَور آگیا

صرف اک خدا کے سامنے سر عقیدتوں کے جھک گئے
عابد حرا کے فیض سے بندگی کا دَور آگیا

تیرگی کا شق ہوا جگر کفر کی گھٹا کو چیر کر
آمنہ کا چمکا چاند جب چاندنی کا دور آگیا

سرکشوں کی سرکشی مٹی ہر جبینِ شوق جھک گئی
بارگاہِ کردگار میں عاجزی کا دَور آگیا

اوج پر نصیب آج ہے آمد حبیب آج ہے
نعت لکھ اے مظفرؔ حزیں شاعری کا دَور آگیا

نعت پاک

شعور سجدہ نہیں ہے یارب!، قیام کا بھی ہنر نہیں ہے
مگر تیرے آستاں سے ہٹ کر کہیں بھی خم میرا سر نہیں ہے

لقب ہے یٰسیں اور طٰہٰ، خدا ہی جانے نبی کا رتبہ
رقم کروں کیسے ان کی مدحت، قلم میں ایسا ہنر نہیں ہے

وہ دیکھو طائف میں کچھ ستم گر چلا رہے ہیں نبی پہ پتھر
لہو میں وہ تر بتر ہیں لیکن، دعائے بد ہونٹ پر نہیں ہے

میں اپنی سرحد پہ آچکا ہوں، ادب سے جبریل کہہ رہے ہیں
حضور جائیں اب آپ آگے، مجھے مجال سفر نہیں ہے

صحابیوں کی ادائیں ہم کو، یہ درس دیتی ہیں اب بھی لوگوں
رضائے آقا میں جو نہ گزرے، وہ زندگی معتبر نہیں ہے

اندھیری ہجرت کی شب ہے شاہد، کہ جانبِ غارِ ثور دیکھو
علاوہ صدیق کے نبی کا کوئی رفیقِ سفر نہیں ہے

کچھ ایسی ہیبت منافقوں کے دلوں میں اب بھی بسی ہوئی ہے
ملا سکے جو عمر سے نظریں، کسی میں ایسا جگر نہیں ہے

نبی نے دو بیٹیوں کی شادی، جنابِ عثماں کے ساتھ کر دی
یہ تاج ذوالنور بس غنی کے، کسی کے بھی زیبِ سر نہیں ہے

یوں سوئے ہیں بستر نبی پر، کبھی نہیں ایسے سوئے حیدر
باہر سو دشمن کھڑے ہوئے ہیں، ذرا بھی خوف و خطر نہیں ہے

ابو عبیدہ، سعید، طلحہ، عمر و عثماں، سعد و حیدر
کہا نبی نے یہ جنتی ہیں انھیں جہنم کا ڈر نہیں ہے

ہزار گمراہیت کی آندھی، چلے ارادے بدل بدل کر
چراغ عشق نبی پہ معتبرؔ، کہیں سے کوئی اثر نہیں ہے

نعت پاک

ہم کیا کہیں رسول کو کیسا بنا دیا
جیسا خدائے پاک نے چاہا بنا دیا

ہجرت کا درد گھر سے جو نکلا سمیٹ کر
اسکو خدا نے فاتح مکہ بنا دیا

تبدیل کر کے آپ نے اپنا رُخِ جمیل
کعبہ کو مومنین کا قبلہ بنا دیا

کر کے خدائے پاک نے مدحت رسول کی
قرآں کو اک حسین صداقت بنا دیا

کی ہے ثنا رسول کی قرآں میں رب نے یوں
یٰسٓ بنادیا کہیں طٰہٰ بنادیا

مردہ تو ہو چکے تھے وہ جابر کے دونوں لال
لیکن انھیں رسول نے زندہ بنا دیا

صدیق ہوں عمر ہوں کی عثماں ہوں یا علی
چاروں کو رب نے آپ کا شیدا بنا دیا

ہندستاں تو اپنے مقدر پہ ناز کر
خواجہ نے تیری مٹی کو سونا بنا دیا

مختؔر ہے اس پہ ناز کہ اللہ نے ہمیں
اپنے حبیب خاص کا شیدا بنا دیا

نعت شریف

اشارہ بھی اگر پاجائیں جو نبیوں کے سرور سے
صدائے کلمۂ طیب اٹھے ہر ایک کنکر سے
مسلمانی کا دعویٰ زیب دیتا ہے انہیں جن کو
محبت ہے خدا سے عشق ہے اس کے پیمبر سے
تمنا مسکرائی بے قراری کو قرار آیا
مچل کر جس گھڑی لپٹا ہوں میں کعبے کی چادر سے
ہمیشہ گنبدِ خضریٰ سے کترا کے اڑتے ہیں
ملا درسِ ادب ہم کو مدینے کے کبوتر سے
ملے ہیں زخم طائف میں مگر ان کا کرم دیکھو
ہدایت کی دعا کے پھول اُن کے ہونٹ سے برسے
نبی کی سنتوں کو چھوڑ بیٹھے ہو تو بتلاؤ
نظر کیسے ملاؤ گے شفیع روز محشر سے
نظر آتے ہیں جس میں ہر گھڑی جلوے صداقت کے
ملا ہے آئینہ ایسا ہمیں صدیق اکبر سے
جہاں کے منصفو! دنیا میں تم رسوا نہیں ہوگے
سبق انصاف کا لے لو اگر فاروق کے در سے
علی شیرِ خدا کی ساری نیندیں اس پہ قرباں ہیں
شب ہجرت ملی جو نیند شاہ دیں کے بستر سے
رکھا دہلیز پر جس دم قدم بنت محمد ﷺ نے
مہک فردوس کی آنے لگی عثمانؓ کے گھر سے
بلند اقبال ہیں وہ ان کو مظفرؔ جنتی کہئے
مشرف ہیں جو دیدارِ رخ محبوب داور سے

نعت پاک

حسیں اتنا رخِ زیبا محمد مصطفیٰ کا ہے
خدائے پاک خود شیدا محمد مصطفیٰ کا ہے

نہ کیوں کنکر پڑھیں کلمہ مچل کر دستِ کافر میں
زبان و قلب پر قبضہ محمد مصطفیٰ کا ہے

جہاں پر سرحدِ ادراکِ انساں ختم ہوتی ہے
سوا اُس سے کہیں رتبہ محمد مصطفیٰ کا ہے

میسر تاجداری تھی جنہیں ملک فصاحت کی
اب انکے لب پہ بھی چرچہ محمد مصطفیٰ کا ہے

نبوت کی نگاہوں سے نہیں ہے کچھ بھی پوشیدہ
جمالِ عرش بھی دیکھا محمد مصطفیٰ کا ہے

نہیں ہے جسم کا سایہ مگر ایمان ہے میرا
مکمل خلق پر سایہ محمد مصطفیٰ کا ہے

مچل جاتا ہے وہ جس بات پر کرتا ہے رب پوری
کہ میرا غوث شہزادہ محمد مصطفیٰ کا ہے

میں عاصی ہوں قیامت میں شفاعت کیلئے محضر
سہارا بس مجھے آقا محمد مصطفیٰ کا ہے

نعت پاک

محمد مصطفےٰ کی ذاتِ انور بے مثالی
ہے
زباں قرآن والی ہے صدا رحمٰن والی
ہے
کلامِ پاک شاہد ہے کہ فرقِ ناز احمد پر
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا تاج لازوالی ہے
حقیقت میں یہ صدقہ ہے جمالِ مصطفائی کا
زلیخا روئے یوسف میں جو اتنی خوش جمالی
ہے
عقیدہ رکھ کے یہ دل میں زیارت کر رہا ہوں میں
مری بخشش کا ضامن آپ کا روضہ ہے جالی ہے
لہو میں تر ہیں طائف میں مگر شانِ کرم دیکھو
زباں پر بس دعائے خیر کے پھولوں کی ڈالی
ہے
جمالِ مسجد اقصیٰ شبِ معراج سے پوچھو
نرالے مقتدی ہیں تو امامت بھی نرالی ہے
شفاعت کا خزانہ کیوں نہ تجھ سے اے شہا مانگیں
تری سرکار اعلیٰ ہے ترا دربار عالی
ہے
برے صدیق بعد از انبیاء اشرف ہیں انساں میں
فضائے دہر میں توقیر ان کی بے مثالی ہے
لرز جاتے ہیں جسکو دیکھ کر سب دشمنانِ دیں
عمر فاروق کا درہ ہے کہ تیغ جلالی
ہے
امارت میں سخاوت میں تلاوت میں خلافت میں
جدھر سے دیکھئے عثماں غنی کی شانِ عالی ہے
فقط مرحب نہیں خیبر ہی سارا کانپ اٹھا
ہے
مرے حیدر نے جب تلوار میداں میں نکالی
ہے
ہے نعتِ پاک کا فیضان، فضلِ رب سے اے مظفر
صف مداحِ سرور میں جگہ تم نے بنالی ہے

نعت پاک

جہاں ہے جس سے تاباں وہ رخِ زیبا ہی ایسا ہے
قسم رب کی رسول پاک کا جلوہ ہی ایسا ہے

تجھے پہچان کر بھی سب کہاں پہچان پائے ہیں
لباس نور میں پیکر ترا لگتا ہی ایسا ہے

تعجب کیا جو سبحان الذی اسریٰ کہے قرآں
شب معراج میں معراج کا دولہا ہی ایسا ہے

وہ خود پلتا نہیں ہے پالتا ہے کُل گھرانے کا
حلیمہ آپ کی آغوش میں بچہ ہی ایسا ہے

اگر فردوس بھی دیکھے تو وہ حیران رہ جائے
سنہری جالیوں کے بیچ وہ روضہ ہی ایسا ہے

نہ بستر سے گئی گرمی نہ تو زنجیر در ٹھہری
شب اسریٰ رسول پاک کا جانا ہی ایسا ہے

جہاں بھی ہے لٹاتا ہے وہیں خوشبو شریعت کی
محمد کے چمن کا ہر گل و غنچہ ہی ایسا ہے

ترستی ہے جبینِ بندگی جس کے لئے اب تک
تہہ خنجر بڑے شبیر کا سجدہ ہی ایسا ہے

غرورِ حسنِ جنت ٹوٹ جاتا ہے یہاں محشرؔ
حقیقت میں جمالِ گنبدِ خضریٰ ہی ایسا ہے

نعت پاک

نوازشوں کا سلسلہ عنایتوں کا سلسلہ
حضور سے ملا ہمیں یہ رحمتوں کا سلسلہ
چلا بڑے رسول سے رسالتوں کا سلسلہ
انھیں پہ ختم ہو گیا نبوتوں کا سلسلہ
علومِ حق سے آشنا نفس نفس کو کردیا
نبی سے منقطع ہوا جہالتوں کا سلسلہ
بہار کی مجال کیا چمن کو مشکبو کرے
ہے گیسوئے رسول کی یہ نکہتوں کا سلسلہ
شعور لا شعور میں ہمارے دل میں جان میں
ہے صرف شاہ انبیاء کی چاہتوں کا سلسلہ
کھلی وہ زلفِ مصطفےٰ کرم کی چھا گئی گھٹا
کوئی نہ روک پائے گا یہ رحمتوں کا سلسلہ
عمر چلے جلال میں غضب کی چال ڈھال میں
نبی کو دیکھ کر مٹا جلالتوں کا سلسلہ
عرب ہو یا کہ ہند ہو عجم ہو خواہ مصر ہو
ہے ہر جگہ حضور کی نیابتوں کا سلسلہ
نہیں جو الفت نبی تو رائیگاں ہے بندگی
خدا تلک نہ جائے گا عبادتوں کا سلسلہ
قدم قدم گلی گلی سجاؤں محفلِ نبی
یہ سلسلہ ہے مصطفےٰ کی عظمتوں کا سلسلہ
کہاں یہ محشرؔ حزیں نبی کا تذکرہ نہیں
ہے شش جہت حضور کی یہ مدحتوں کا سلسلہ

نعت پاک

بخشش کا سامان لئے وحدت کی پہچان لئے
آئے ہیں سرکار دوعالم نورانی قرآن لئے
حضرت آدم سے عیسیٰ تک جتنے پیمبر آئے ہیں
سب نے بشارت دی ہے انکی انکے نغمے گائے ہیں
نبیوں اور رسولوں میں ہیں آقا اعلیٰ شان لئے
فارس کی سرحد سے نکل کے پھرتے شہروں شہروں میں
آ ہی گئے سلمان مدینہ پیارے نبی کے قدموں میں
کلمۂ طیب پڑھ کر خوش ہیں دل میں نئے ارمان لئے
روشن حق کا چاند رہا ہے سچائی کے بادل میں
دیکھ لیا یہ اہل جہاں نے رسوائی کے بادل میں
ڈوب گیا باطل کا سورج ساری آن و بان لئے
حور و غلماں جن و ملائک نے یہ منظر دیکھا ہے
جس کا بستر ٹوٹی چٹائی جو کی روٹی کھانا ہے
عرش کی رفعت اپنے قدموں میں ہے وہ انسان لئے
رات اندھیری دروازے پر جلادوں کے پہرے ہیں
حکم خدا سے ہجرت کرنے آقا گھر سے نکلے ہیں
ساتھ میں ہیں صدیقؓ اکبر قربت کا عنوان لئے
کفار مکہ میں کہاں دکھلائیں طاقت کعبے میں
لائے ہیں ایمان عمرؓ اب ہوگی عبادت کعبے میں
جلوہ گر ہیں جانِ عالم اسلام و ایمان لئے

یہ مقدر آپ کا ہے داماد شہ کونین بنے
آپ کی عظمت کا کیا کہنا آپ تو ذوالنورینؓ بنے
باغ رسالت کی دو کلیاں آپ ہیں اے عثمان لئے

چھوٹ گئے دشمن کے چھکے زور باطل ٹوٹ گیا
کتنے چہرے کالے پڑ گئے کتنوں کا دل ٹوٹ گیا
نکلے ہیں جب ہاتھ میں حیدر تیغ سر میدان لئے

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن روزِ قیامت بھی
مجھکو یقیں ہے جھوم اٹھے گی محضر شان رحمت بھی
پیشِ رب جاؤں گا جس دم نعتوں کا گلدان لئے

نعت پاک

اے عشق مجھے لے چل دربار رسالت میں
دن رات تڑپتا ہوں ارمان زیارت میں

کیا تاب نکیروں کی وہ چھیڑ سکیں مجھ کو
بس نامِ نبی لکھ کر رکھ دو میری تربت میں

واللہ تلاوت میں یہ بات ہوئی روشن
ہر لفظ ہے قرآں کا سرکار کی مدحت میں

گھبرا کے سرِ محشر جب دینگے صدا عاصی
لے لیں گے نبی سب کو دامانِ شفاعت میں

شمشیر گری کیسے فاروق بتاؤ تو
کیا بات نظر آئی سرکار کی صورت میں

پڑھتے ہیں درود ان پر جو شام و سحر منظورؔ
دنیا سے وہ جائیں گے ایمان کی حالت میں

نعت پاک

ہے بہت دور طیبہ ابھی تھک چکے ہیں قدم دیکھیے
چشم رحمت سے میری طرف میرے شاہِ امم دیکھیے

سدرۃ المنتہیٰ تک رہی ہمت جبرئیل امیں
لا مکاں پر اکیلے گئے تاجدارِ حرم دیکھیے

مومنو! میرا دعویٰ ہے یہ حسنِ ایماں سنور جائیگا
کملی والے کی دہلیز پر کرکے سر اپنا خم دیکھیے

وقت آخر لب پاک پر تھا فقط امتی امتی
کس قدر پیارے احمد کو تھا اپنی امت کا غم دیکھیے

سوزِ عشقِ رسولِ خدا لے کے جب دل میں نکلیں گے ہم
حشر کے روز ہوجائے گی آگ دوزخ کی نم دیکھیے

روضۂ پاک سے خلد کا کچھ تقابل اے مختر نہیں
ان کی چوکھٹ کے صدقے میں ہے آبروئے ارم دیکھیے

نعت پاک

دنیا بھی بولتی ہے قرآں بھی بولتا
ہے
سرکار کی رضا میں اللہ کی رضا
ہے
میں کس لئے ستارو احسان لوں تمہارا
میرا چراغِ منزل احمد کا نقشِ پا ہے
مانا کہ معجزہ تو ہر اک نبی نے پایا
لیکن مرے نبی کی ہر سانس معجزہ
ہے
ماہِ فلک نہ کیسے دل اپنا چاک کر دے
وہ نور اپنی نوری انگلی اٹھا رہا ہے
امی لقب ہے لیکن سرکار کا تکلم
علم و ہنر کے لاکھوں دروازے کھولتا
ہے
کملی ہے تن پہ لیکن آقا کی عظمتوں کو
تاجِ سرِ مسلماں آداب کہہ رہا ہے
آواز اذن یتنی سرکار سن رہے ہیں
اپنے قریب ان کو مولا بلا رہا
ہے
عرفان کی نظر سے دیکھے تو کوئی جاکر
طیبہ کا راستہ ہی جنت کا راستہ ہے
کرتے ہیں اہل ایماں قرآن کی تلاوت
سرکار کی تلاوت قرآن کر رہا
ہے
کتنا حسیں ہے منظر عرشِ بریں پہ جاکر
وہ رب کو دیکھتے ہیں رب ان کو دیکھتا ہے
مختر کوئی بتائے یہ عشق ہے کہ ایماں
شام و سحر زباں پر جو نامِ مصطفےٰ
ہے

نعت پاک

مرحبا صل علیٰ صل علیٰ یا مصطفٰےؐ
بعد رب ہیں آپ ہی سب سے سوا یا مصطفٰےؐ

جس کو چاہا خلد کی دے دی بشارت آپ نے
بے کراں ہے آپ کی شان عطا یا مصطفٰےؐ

آپ کے در پر خمیدہ ہے فرشتوں کی جبیں
آپ سے انساں نے پائی ارتقا یا مصطفٰےؐ

واقعہ معراج کا شاہد ہے اس اعزاز کا
آپ ہیں بے شک حبیب کبریا یا مصطفٰےؐ

ڈوب سکتا ہی نہیں وہ کفر کے طوفان میں
بن گئے ہیں آپ جس کے ناخدا یا مصطفٰےؐ

رحمتوں کی چاندنی میں ڈھل گئی اس کی حیات
آپ پر جو پیار سے ایمان لایا مصطفٰےؐ

کارزار زندگی میں بس وہی ہے کامراں
آپ کی سنت پہ جو قائم رہا یا مصطفٰےؐ

آپ کی شان کریمی کی یہی ہے انتہا
آپ نے جو خود کو ہم سا کہہ دیا یا مصطفٰےؐ

جب نزع کی تیرگی کے دائرے میں جان ہو
کاش دیکھوں روئے انور آپ کا یا مصطفٰےؐ

محشرؔ نادار کو شرفِ حضوری ہو عطا
کیجئے نظرِ کرم بہر خدا یا مصطفٰےؐ

نعت پاک

آئے حبیب کبریا صل علی محمد
تعظیم کو حرم جھکا صل علی محمد
دیکھا جو روئے مصطفیٰ صل علی محمد
خوش ہو کے بولیں آمنہ صل علی محمد
گلشن میں ہر کلی پڑھے پھولوں کی پنکھڑی پڑھے
یا مصطفیٰ حبیبنا صل علی محمد
گیسو کھلے حضور کے برسے سحاب نور کے
سارا جہاں پکار اٹھا صل علی محمد
سوکھے شجر لہک اٹھے شاخوں میں گل مہک اٹھے
اٹھی جو چشم مصطفیٰ صل علی محمد
سیرت میرے رسول کی صورت مرے رسول کی
قرآن کا ہے آئینہ صل علی محمد
میں ہوں بلال ظالمو کتنا بھی تم ستم کرو
کہتا رہوں گا باخدا صل علی محمد
ثانی جو ڈھونڈنے چلا کوئی مرے رسول کا
سایہ بھی وہ نہ پا سکا صل علی محمد
انگلی اٹھی حضور کی جانب چاند جس گھڑی
شق چاند کا جگر ہوا صل علی محمد

جاؤ فرشتو خلد کو اچھی طرح سنوار دو
ہیں آنے والے مصطفےٰ صل علی محمد

اسریٰ کی نوری رات ہے رب ہے نبی کی ذات ہے
اب ہوگی بارشِ عطا صل علی محمد

نبیوں کے تاجدار کی محبوب کردگار کی
ہر اک ادا ہے معجزہ صل علی محمد

کعبے کے آج دن پھرے سب منہ کے بل صنم گرے
آئے جو شاہِ انبیاء صل علی محمد

یارب طفیلِ مصطفےٰ مختر کی سن لے التجا
ایمان پر ہو خاتمہ صل علی محمد

نعت پاک

عشق نبی کی چھاؤں میں ہم مسکرائیں گے
ان کا کرم ہوا تو مدینے میں جائیں گے

دیکھے گی کائنات کہ پروانوں کی طرح
ہم روضۂ رسول کے پھیرے لگائیں گے

دنیا سے جا رہا ہوں مگر اس یقیں کے ساتھ
سرکار مجھ کو قبر میں جلوہ دکھائیں گے

زیرِ مزار رہ کے دیوانۂ رسول
دنیا کے ہر مقام پہ آئیں گے جائیں گے

جنت کا مستحق تو نہیں ہوں عمل سے میں
لیکن مجھے حضور خدا سے دلائیں گے

بس ہوگا فیصلہ یہی محشر میں دیکھنا
اغیار دین روئیں گے ہم مسکرائیں گے

محبوب کبریا کی محبت کے نور سے
معتبرؔ ہم اپنے دل کو مدینہ بنائیں گے

نعت پاک

حضور غم سے چھڑائیں گے ان کا وعدہ ہے
لحد میں جلوہ دکھائیں گے ان کا وعدہ ہے

بغیر امتِ عاصی کو اپنے ساتھ لئے
وہ خلد میں نہیں جائیں گے ان کا وعدہ ہے

جہاں بھی محفل ذکرِ نبی بجی ہوگی
مرے رسول خود آئیں گے ان کا وعدہ ہے

زباں جو گرمیٔ محشر سے سوکھ جائیگی
مئے طہور پلائیں گے ان کا وعدہ ہے

بروز حشر وہ کملی کے شامیانے میں
ہم عاصیوں کو بلائیں گے ان کا وعدہ ہے

خلوصِ دل سے تو مختر پکار کر دیکھو
حضور آئیں گے، آئیں گے ان کا وعدہ ہے

نعت پاک

یا رب نبی کے عشق میں ایسا دکھائی دے
اٹھے نظر تو گنبدِ خضریٰ دکھائی دے

وصفِ رخ حضور میں تمثیل مہر و ماہ
سورج کے سامنے کوئی ذرہ دکھائی دے

ان کے جمالِ پاک کی تعریف ہے محال
جن کے حسیں بدن کا نہ سایہ دکھائی دے

مومن کی صف سے کھینچ کے اسکو الگ کرو
جو بھی مرے رسول سے جلتا دکھائی دے

عکس رخ حضور ہے ہر گل میں آج بھی
حسنِ نظر نہ ہو تو بھلا کیا دکھائی دے

مظہر ہے وہ خدا کے جمالِ لطیف کا
یہ اور بات ہے کہ بشر سا دکھائی دے

وقت نزع یہی ہے فقط میری آرزو
مختؔر مجھے حضور کا جلوہ دکھائی دے

نعت پاک

تو امام انبیاء ہے تو حبیب کبریا ہے
تری عظمتوں کا پرچم سر عرش اڑ رہا ہے
سبھی انبیاء کو رب نے دئے معجزے بہت سے
مگر اے رسول اکرم تو سراپا معجزہ ہے

میں غریب بے سہارا غم زندگی کا مارا
مجھے در پہ جو بلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے
وہ عدو جو ان کی راہوں میں بچھا رہے تھے کانٹے
انہیں مصطفےٰ دعاؤں کے گلاب بانٹتا ہے

نہ فقیر کوئی مجھ سا نہ امیر کوئی تجھ سا
ترے نام کے سہارے مرا کام چل رہا ہے
کما حقہٗ بیاں ہو تری شان کیسے آقا
مرا علم مختصر ہے ترا مرتبہ بڑا ہے

ان حسین لالۂ گل سے یہ چمن ہے بس معطر
گل آمنہ کی خوشبو سے جہاں مہک اٹھا ہے
ترے سائے کو اجاگر کریں کیسے چاند سورج
تو ہے مظہر الٰہی ترا جسم نور کا ہے

ابو بکر میں عمر میں مرے عثماں اور علی میں
تری سیرت مقدس کا جمال رونما ہے
میں گناہ گار بندہ تو کریم اے خدا ہے
تو اسے قبول کر لے مری توبہ بے خطا ہے

مجھے یاد ہے وہ منظر در مصطفےٰ پہ محشر
میں جدا ہوا ہوں کیسے میرا دل ہی جانتا ہے

نعت پاک

نظر ہٹتی نہیں حسنِ رخِ زیبا ہی ایسا ہے
قسم رب کی رسول پاک کا جلوہ ہی ایسا ہے
تجھے پہچان کر بھی سب کہاں پہچان پائے ہیں
لباسِ نور میں پیکر ترا لگتا ہی ایسا ہے
تعجب کیا جو سبحان الذیء اسریٰ کہے قرآن
شبِ معراج میں معراج کا دولہا ہی ایسا ہے
وہ خود پلتا نہیں ہے پالتا ہے کل گھرانے کو
حلیمہ آپ کی آغوش میں بچہ ہی ایسا ہے
زیارت کیلئے قدسی نہ کیوں شام وسحر آئیں
سنہری جالیوں کے بیچ وہ روضہ ہی ایسا ہے
نہ بستر سے گئی گرمی نہ تو زنجیر در ٹھہری
شبِ اسریٰ نبی میرا گیا آیا ہی ایسا ہے
ترستی ہے جبینِ بندگی جس کے لئے اب تک
تہہ خنجر مرے شبیر کا سجدہ ہی ایسا ہے
غرورِ حسنِ جنت ٹوٹ جاتا ہے یہاں مظفر
حقیقت میں جمالِ گنبدِ خضریٰ ہی ایسا ہے

نعت پاک

قرآن بولتا ہے یہ زورِ قلم نہیں
ذکرِ رسولِ پاک عبادت سے کم نہیں

من جملہ کائنات میں بعد از خدائے پاک
میرے نبی کے جیسا کوئی محترم نہیں

سدرہ پہ جبرئیل نے سرکار سے کہا
آگے بڑھوں یہاں سے نہیں مجھ میں دم نہیں

دنیا ہو، قبر ہو کہ رہِ پُل صراط ہو
کس کس جگہ حضور کا فیضِ کرم نہیں

تم رکھ دو ہاتھ پر مہ و خورشید بھی اگر
دامن نبی کا چھوڑنے والوں میں ہم نہیں

کل مال گھر کا دین کو صدیق نے دیا
کمبل ہے صرف پاس میں دام و درم نہیں

انصاف کی فصیل پہ فاروق کے سوا
اتنا بلند اور کسی کا علم نہیں

ہیں اہل زر بہت ہی مگر دین کے لئے
عثمان کی طرح کوئی اہل حشم نہیں

پرچم انھیں ملا ہے خدا کے رسول سے
حیدر کو آج روک لے خیبر میں دم نہیں

اسلام تیری عظمت و شوکت کے واسطے
حضرت معاویہ کی بھی خدمات کم نہیں

روشن جو دل میں عشق نبی کا چراغ ہے
محشرؔ اُسے بجھا دیں ہواؤں میں دم نہیں

نعت پاک

شان نہ پوچھو میرے نبی کی کون نبی کا ثانی ہے
کاندھے پر ہے کملی لیکن قدموں میں سلطانی ہے

ظاہر یہ معراج کی شب سے راز کیا ہے دنیا پر
قدسی کی پرواز سے اونچی پروازِ انسانی ہے

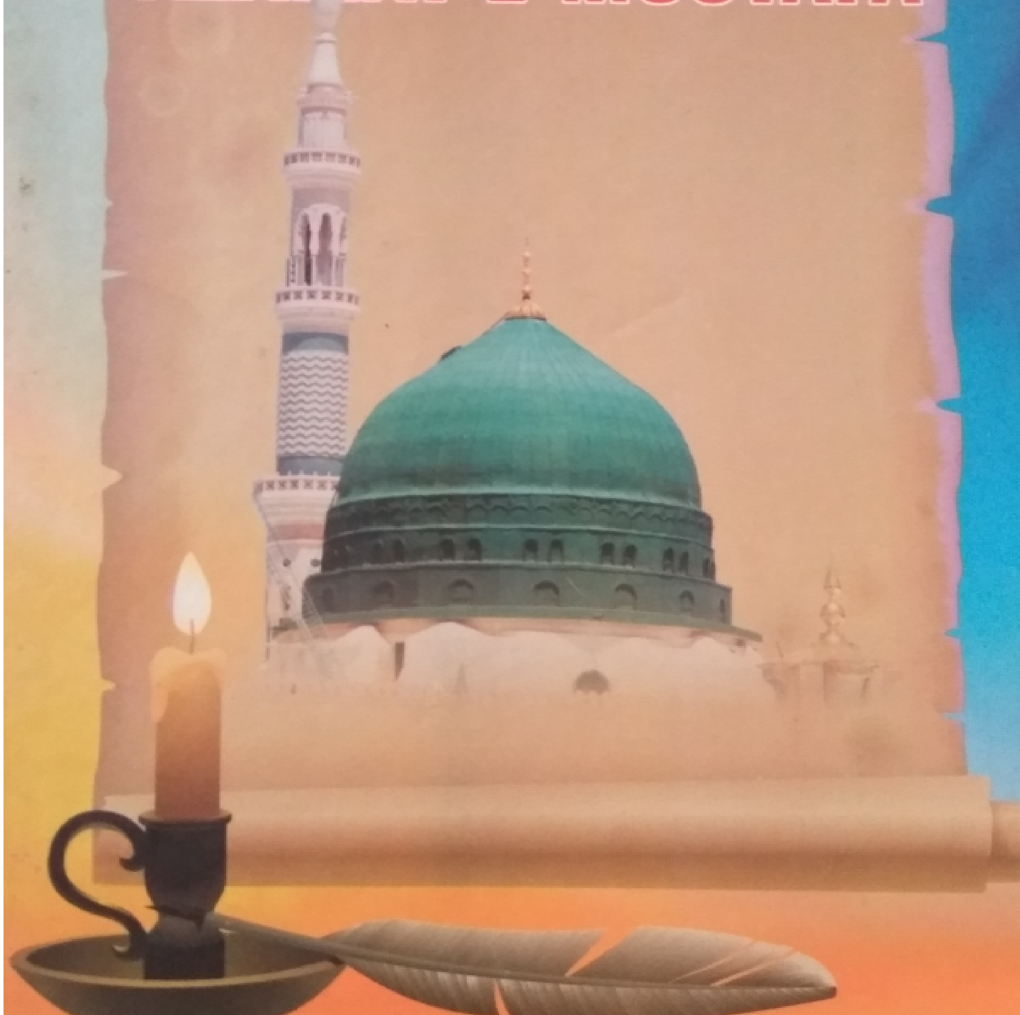
ان کی باتیں رب کی باتیں جو کہہ دیں آئین بنے
حسنِ تکلم کا کیا کہنا تفسیرِ قرآنی ہے

ان کے لبوں کی مسکانوں سے روتوں کو مسکان ملی
مردہ دلوں میں جان پڑی ہے ایسی میٹھی بانی ہے

صرف یہ بزمِ دل ہی نہیں پُرنور ہے ان کے جلوؤں سے
میرے نبی کے نور سے سارا عالم ہی نورانی ہے

نور مجسم فخرِ رسُل کو اپنے جیسا مت سمجھو
ایک نہیں میں دنیا کہے گی مختر یہ نادانی ہے

AZAMAT-E-MUSTAFA



Author:
Muhammad Mahzar Hameedi
Muhalla Chaman Ganj/ Tahsil Tanda, Dsitt. Ambedkar Nagar (U.P)



